ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3, 2024

صحاح ستہ میں اہل بیت کی مرویات کا تحقیقی جائزہ

An Explorative Analysis of the Narrations of Aḥl al-Bayt in Ṣaḥāhi Sitah

Farwa
M.Phil. Scholar Islamic Studies Department Times Institute Multan
Dr. Allah Ditta
Assistant Professor FG Degree College for Women Multan Cantt
Dr. Irshad Hussain
Lecturer Islamic Studies Department Sir Syed College Multan Cantt

Abstract

This article intends to investigate about the narrations of Ahl al-Bayt in Ṣaḥāhi Sitah i.e., the six famous books of Hadith of Ahl al-Sunnah. Ahl al-Sunnah and Ahl al-Shia are two major sects of and there is a difference between them regarding Ahl al-Bayt. Some people object that Ahl al-Sunnah do not narrate hadiths from the Ahl al-Bayt. This objection has no worth as there are many Hadiths from Ahl al-Bayt in these books and the number of narrations from Hazrat Ali are higher than any other Caliph in these books. Love for Ahl al-Bayt is a sign of faith. People follow the Ahl al-Bayt, so it is important to collect the narrations of the Ahl al-Bayt in one place and present them to the Muslim Ummah. In this article, the literal and terminological meaning of Ahl al-Bayt and the glory of Ahl al-Bayt have been described. Moreover, the narrations of Hazrat Ali, Hazrat Fatima al-Zahra, Hazrat Hasan and Hazrat Hussain have been reviewed in the light of Ṣaḥāhi Sitah. Some important questions also arise in the context of Ahl al-Bayt, for example, what is the opinion of Ahl al-Sunnah regarding the example of the Ahl al-Bayt? What is the view of the Shia regarding Ahl al-Bayt? The answers to all these questions have also been explained in the article in detail.

Keywords: - *Narrations, Aḥl al-Bayt, Ṣaḥāhi Sitah, Shia, Ahl al-Sunnah, Islam, Muslims.*

۱۔ تعارفِ موضوع

آج کل کا دور چونکہ اختلافات اور فتنوں کا دور ہے۔ اور اس وقت بہت سے فرقے بھی بن چکے ہیں اور ان فرقوں کے درمیان بہت سے اختلافات بھی پائے جاتے ہیں جس کی وجہ سے نو مسلم افراد کشمکش کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اس وقت کا لازمی تقاضا ہے کہ اپنے ایمان کی حفاظت کی جائے ۔ آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کے صحابہ اور آپ ﷺ کی آل اولاد ہمارے لیے ستاروں کی مانند ہیں۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا كِتَابَ اللَّهِ وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي[1]

"اے لوگو! میں تم لوگوں میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں اگر انھیں پکڑے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ ایک قرآن مجید اور دوسرے میرے اہل بیت۔"

اہل سنت اور اہل تشیع دو بڑے فرقے ہیں اور ان کے درمیان اہل بیت کے مصداق کے متعلق اختلاف پایا جاتا ہے۔ کچھ لوگ اہل سنت پر سب سے بڑا اعتراض یہ کرتے ہیں کہ اہل سنت اہل بیت سے احادیث روایت نہیں کرتے۔ اس اعتراض کی کوئی اہمیت نہیں ہے کیونکہ اہل سنت کی کتابوں میں اہل

---

[1] ترمذی ،محمد بن عیسیٰ ،م۲۷۹ھ،**جامع الترمذی** (مصر : شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي ، 1975ء)كتاب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب مَنَاقِبِ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم،حدیث۳۷۸۵

بیت (حضرت فاطمۃ الزہرآ، حضرت علی ؑ، حضرت حسن ؑ اور حضرت حسین ؑ) کی بہت سی روایات شامل ہیں اور خلفاء راشدین میں سے بھی حضرت علی ؑ کی مرویات کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔ اہل بیت سے محبت ایمان کی علامت ہے لوگ اہل بیت کی پیروی کرتے ہیں اس لیے ضروری ہے کہ لوگوں کو اہل بیت سے متعارف کروایا جائے اہل بیت کی مرویات کو ایک جگہ جمع کر کے امت مسلمہ کے سامنے پیش کیا جائے۔

صحاح صحیح کی جمع ہے اور ستہ عربی میں چھ کو کہتے ہیں پس صحاح ستہ سے مراد حدیث کی چھ صحیح کتابیں ہیں۔ اہل بیت کی مرویات سے مراد وہ روایات یا احادیث ہیں جنہیں اہل بیت میں شامل شخصیات میں سے کسی نے بیان کیا ہو۔ اہل بیت عربی زبان کا لفظ ہے اس کے معنی ہیں "گھر والے"۔ اس آرٹیکل میں اہل بیت کے لغوی و اصطلاحی معنی اور اہل بیت کی شان کو بیان کیا گیا ہے۔ نیز اس آرٹیکل میں اہل بیت میں سے حضرت علی ؑ، حضرت فاطمۃ الزہرآ، حضرت حسن ؑ اور حضرت حسین ؑ کی مرویات کا صحاح ستہ کی روشنی میں جائزہ بھی لیا گیا ہے۔

۲۔ بنیادی سوال

اس آرٹیکل میں ہم نے یہ جاننے کی کوشش کی ہے کہ صحاح ستہ میں اہل بیت کی کتنی مرویات موجود ہیں؟۔ نیز اہل بیت کے مصداق کے متعلق اہل سنت کا نظریہ کیا ہے؟۔ اہل بیت کے مصداق کے متعلق اہل تشیع کا نظریہ کیا ہے؟۔

۳۔ اہل بیت کے لغوی معنی

اہل بیت عربی زبان کا لفظ ہے اس کے معنی ہیں "گھر والے"۔ اہل بیت دو الفاظ "اہل" اور "بیت" سے مرکب ہے۔ لفظ اہل اَھَلَ ،یَاْ ھُلُ، اَھلاً سے مصدر ہے۔ لفظ 'اہل' نسب کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے اور ایمانی تعلق کے لیے بھی۔ نسبی رشتے داری مراد ہو تو دیگر رشتے داروں کے ساتھ ساتھ اس سے مراد بیوی بھی ہوتی ہے۔ علمائے لغت کے مطابق لفظ "اہل" ایک انسان کے دوسرے انسان یا کسی چیز کے درمیان ایک قسم کے رابطے پر دلالت کرتا ہے۔ ایک مرد کی زوجہ اس کی اہل ہے جس طرح کہ اس کے قریبی افراد اس کے اہل ہوتے ہیں۔ ایک پیغمبر کی امت کے تمام افراد اس کے اہل ہیں۔ ایک گھر یا شہر کے باشندے اس گھر یا شہر کے اہل خانہ یا اہلیان شہر ہوتے ہیں۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ[2]

زمخشری اپنی کتاب "اساس البلاغہ" میں لکھتے ہیں: تاھل کا معنیٰ ہے اس آدمی نے شادی کی اور "واھلک اللہ فی الجنۃ" کا معنیٰ ہے اللہ تمہیں جنت میں داخل کرے اور وہاں تمہاری شادی کرے۔[3] صاحبِ قاموس نے اہل بیت کے لیے عربی زبان میں " اَہل البیت اور اہل الدار " کے الفاظ بیان کیے ہیں۔ اردو میں " اہل خانہ، اہل خاندان، کنبہ اور گھرانا " کے الفاظ جبکہ انگریزی میں Family اور House hold کے الفاظ بیان کیے ہیں۔[4] الحاج مولوی فیروز الدین اہل بیت کے معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: اہل بیت سے مراد گھر والے، خاندانی رشتہ دار، متعلقین اور کنبہ کے لوگ ہیں۔[5]

---

[2] القرآن،آل عمران،۳:۳۳
[3] زمخشری،ابو القاسم محمود بن عمر ،م۱۱۴۳ء،**اساس البلاغہ** (قاہرہ: الھیئۃ العامۃ،۲۰۰۳ھ)ص۲۶
[4] قاسمی ، بدر الزمان ،**القاموس الفرید**(کراچی: دارالاشاعت، ۲۰۱۵ھ)ج ۱ ص۴۰۵
[5] فیروز الدین،مولوی، م ۱۹۴۹ء،**فیروز اللغات** (لاہور: فیروز سنزلمیٹڈ ، س-ن)ص۱۴۲

JAHAN E TAHQEEQ
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3, 2024

۴۔اہل بیت کے اصطلاحی معنی

القاموس الفرید میں بیان کیا گیا ہے کہ: اہل البیت یا اسرۃ الرسول ﷺ سے مراد رسول اللہ ﷺ کا خاندان، The Family of Prophet(ﷺ) ہے۔[6] اہل بیت سے مراد آپ ﷺ کی وہ آل،اولاد ہے جن پر صدقہ حرام ہے۔جیسا کہ عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث ؓ سے روایت ہے کہ ان کہ والد ربیعہ بن حارث نے حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ ؓ اور حضرت فضل بن عباس ؓ سے فرمایا تم دونوں خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہو اور آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کرو کہ ہم کو صدقہ کی وصولی کے واسطے مقرر کر دیا جائے۔اس دوران حضرت علی ؓ بھی وہاں تشریف لے آئے۔انھوں نے فرمایا رسول کریم ﷺ تم دونوں میں سے کسی کو صدقات کی وصولی پر مقرر نہیں فرمائیں گے۔حضرت عبدالمطلب ؓ بیان فرماتے ہیں پھر میں اور حضرت فضل خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے اور اپنی حاضری کا مقصد عرض کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

لَنَا إِنَّ هَذِهِ الصَّدَقَةَ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[7]

"صدقہ خیرات لوگوں کا میل کچیل ہے جو کہ آل رسول اور محمد ﷺ کے اہل وعیال کے واسطے جائز نہیں ہے۔"

علامہ غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں:"اہل بیت میں آپ ﷺ کی ازواج مطہرات، آپ ﷺ کی آل اولاد اور آپ ﷺ کے رشتہ دار داخل ہیں ۔بیت سے مراد عام ہے بیت سکنیٰ اور بیت نسب۔بیت سکنیٰ سے مراد ازواج مطہرات اور بیت نسب سے مراد اولاد اور رشتہ دار ہیں۔"[8] سکنی کا لفظ سکن سے ہے اس سے مراد گھر یا وہ جگہ جہاں رہائش اختیار کی جائے گھر چونکہ عورت سے بنتا ہے اس لیے بیت سکنیٰ سے مراد بیوی ہے۔حسب ونسب اولاد کی وجہ سے بڑھتا ہے اس لیے بیت نسب سے مراد آل اولاد اور رشتہ دار ہیں۔سید مرتضیٰ حسینی زبیدی لکھتے ہیں:"کسی شخص کی بیوی کو اس کی اہل کہا جاتا ہے اور اہل میں اولاد بھی داخل ہے۔نبی کریم ﷺ کے اہل آپ ﷺ کی ازواج، آپ ﷺ کی بیٹیاں اور آپ ﷺ کے داماد حضرت علی ؓ ہیں۔"[9]

قرآن وسنت کی روشنی میں اہل بیت اور عترت میں ازواج مطہرات اور نبی کریم ﷺ کی آل اولاد، داماد یعنی حضرت علی ؓ اور آپ ﷺ کے نواسے حضرت حسن ؓ اور حسین ؓ شامل ہیں۔ازواج مطہرات کا اہل بیت میں شامل ہونا عرف کی وجہ سے ہے چونکہ عرف میں اہل بیت یعنی اہل خانہ میں بیویاں ضرور داخل ہوتی ہیں۔دوسری وجہ یہ کہ قرآن کریم میں ازواج مطہرات کو اہل بیت کہا گیا ہے۔قرآن کریم میں تین مقامات پر "اہل بیت" کا لفظ استعمال ہوا ہے اور تینوں جگہ خاتون خانہ یعنی بیوی کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا[10]

"اے رسول کے گھر والو! اللہ صرف یہ ارادہ فرماتا ہے کہ تم سے ہر قسم کی نجاست کو دور رکھے اور تم کو خوب ستھرا پاکیزہ رکھے۔"

---

[6] قاسمی ، بدر الزمان ،**القاموس الفرید**،ج ۱ ص۴۰۵

[7] نسائی ، احمد بن شعیب ،م۳۰۳ھ،**سنن النسائی** ،کتاب الزکوٰۃ،باب استعمال آل النبی ﷺ علی الصدقہ،حدیث۲۶۰۹

[8] سعیدی، غلام رسول ،م۲۰۱۶ء،**تبیان القرآن**(لاہور:رومی پبلیکیشنز اینڈ پرنٹرز،۲۰۰۴ء)ج۹ص۴۳۷

[9] زبیدی ،سید مرتضیٰ حسینی ،م۱۲۰۵،**تاج العروس شرح قاموس** (بیروت :داراحیاءالتراث العربی،س۔ن)ج۷ص۲۱۷

[10] القرآن،الاحزاب،۳۳:۳۳

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3, 2024

اس آیت کو آیت تطہیر بھی کہا جاتا ہے۔ یہ آیت اس بارے میں صریح ہے کہ ازواج مطہرات اہل بیت میں سے ہیں۔ اُمّ سلمہؓ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے حسن اور حسین، علی اور فاطمہ کو ایک چادر اوڑھائی اور دعا کی کہ:

" اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي وَخَاصَّتِي أَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا"[11]

"اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں اور خاص لوگ ہیں ان سے ناپاکی کو دور کر کے انھیں اچھی طرح پاک کر دے"

۵۔ اہل بیت کی شان قرآن کی روشنی میں

اہل بیت کی شان قرآن پاک میں بھی میں بیان کی گئی ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے اقرباء کی محبت کے متعلق آیت نازل فرمائی وہاں اقرباء سے مراد آپ ﷺ کے اہل بیت ہیں۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے:

قُلْ لَّآ اَسْــَٔـلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى[12]

"آپ کہہ دیں کہ میں اس (تبلیغ رسالت) پر تم سے کوئی اجرت طلب نہیں کرتا سوائے قرابت کی محبت کے۔"

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ کرامؓ نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ وہ قرابت دار کون ہیں جن سے محبت کرنا ہم پر واجب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: علیؓ، فاطمہؓ اور ان کے دونوں بیٹے (حسن اور حسین)۔ اسی طرح آیت مباہلہ میں بھی دوسرے صحابہ پر اہل بیت کی برتری کا ثبوت ہے کیونکہ اس آیت میں رسول اللہ ﷺ کو حکم دیا گیا کہ مسلمان بچوں، مردوں اور خواتین میں سے بعض کو نجران کے عیسائیوں کے ساتھ مباہلہ کرنے کے لیے اپنے ساتھ لے جائیں تو آپ ﷺ نے بچوں میں سے حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ، مردوں میں سے حضرت علیؓ اور خواتین میں سے حضرت فاطمہ الزہراؓ کو منتخب کیا۔

۶۔ اہل بیت کی شان احادیث کی روشنی میں

یہ حقیقت ہے کہ جو شخص انسان کا مُحسن (احسان کرنے والا) انسان اس سے محبت کرتا ہے اس کے عزیز و اقارب اور دوستوں سے بھی محبت کرتا ہے۔ اسلام بھی اسی بات کا حکم دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہت سی نعمتوں سے نوازا ہے ان نعمتوں کے شکر کا تقاضا یہ ہے کہ ہر انسان کو اللہ سے محبت ہونی چاہیئے اور اللہ سے محبت کا تقاضا یہ ہے کہ اللہ کے محبوب نبی محمد ﷺ سے بھی محبت ہونی چاہیئے اور نبی سے محبت کا تقاضا یہ ہے کہ نبی ﷺ کے اقارب سے بھی محبت ہو۔ جیسا کہ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ:

ارْقُبُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ[13]

"محمد (ﷺ) کی خوشنودی آپ (ﷺ) کے اہل بیت کی خدمت اور محبت میں پوشیدہ و مضمر سمجھو۔"

ایک روایت میں زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے علیؓ، فاطمہؓ، حسنؓ اور حسینؓ سے فرمایا:

11 ترمذی، **جامع ترمذی**، کتاب المناقب عن رسول اللہ ﷺ، باب ماجاءفی فضل فاطمہ، حدیث ۳۸۷۱

12 القرآن، الشوریٰ، ۴۲:۲۳

13 بخاری، محمد بن اسماعیل، م ۲۵۶، **الجامع الصحیح**، کتاب فضائل أصحاب النبی صلى الله عليه وسلم، بَابُ مَنَاقِبُ قَرَابَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْقَبَةِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حدیث۳۷۱۳

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3, 2024

أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ وَسَلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ[14]

جو تم سے جنگ کرے گا میں اس سے جنگ کروں گا اور جو تم سے صلح کرے گا میں اس سے صلح کروں گا۔

۷۔ اہل بیت کی شان میں چند اقوال

احادیث مبارکہ پر عمل کرتے ہوئے صحابہ اور سلف صالحین اہل بیت کی محبت پر کاربند رہے اور آپ ﷺ کی رضا اور خشنودی کی خاطر آپ ﷺ کی زندگی کے بعد بھی اہل بیت سے محبت کا حق ادا کیا۔

(۱) حضرت ابو بکر صدیق ؓ کہتے ہیں: رسول اکرم ﷺ کے رشتہ داروں کی خدمت مجھے اپنے رشتہ داروں کی صلہ رحمی سے زیادہ محبوب ہے۔

(۲) امام بخاری سیدنا ابو بکر صدیق ؓ سے روایت کرتے ہیں: نبی کریم ﷺ کے احترام کے پیش نظر اہل بیت کا احترام کرو۔[15]

(۳) حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں: اہل بیت کی ایک دن کی محبت ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے۔[16]

۸۔ اہل بیت کے مصداق پر اہل سنت کا نظریہ

اہل سنت و الجماعت مسلمانوں کا ایک بہت بڑا فرقہ ہے جسے سنی مکتبہ فکر بھی کہا جاتا ہے۔ اکثر مسلمان اسی فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اہل سنت تمام خلفاء راشدین کو برحق مانتے ہیں۔ مسلمانوں کے اس فرقہ میں چار مکاتب فقہ رائج ہیں جن میں فقہ حنفی، فقہ مالکی، فقہ شافعی اور فقہ حنبلی شامل ہیں۔ اہل بیت کے مصداق پر اہل سنت کا نظریہ ہے کہ اہل بیت میں آپ ﷺ کی تمام ازواج، تمام آل اولاد، آپ ﷺ کے داماد حضرت علی ؓ اور ان کی اولاد شامل ہے۔ اہل سنت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ازواج مطہرات بھی اہل بیت میں شامل ہیں۔ اہل سنت اس بات کی دلیل میں یہ آیت پیش کرتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا[17]

"اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور قدیم جاہلیت کی طرح اپنے بناؤ سنگھار کی نمائش نہ کرنا، اور نماز پڑھتی رہو اور زکوۃ دیتی رہو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتی رہو، اے رسول کے گھر والو! اللہ صرف یہ ارادہ فرماتا ہے کہ تم سے ہر قسم کی نجاست کو دور رکھے اور تم کو خوب ستھرا پاکیزہ رکھے۔"

اہل سنت میں رسول اللہ ﷺ کے ان اہل بیت کے متعلق معمولی سا اختلاف پایا جاتا ہے جن پر صدقہ حرام ہے۔ مختلف اقوال درج ذیل ہیں:

پہلا قول: مالکیہ کا کہنا ہے کہ: اہل بیت سے مراد غالب بن فہر، قصیٰ اور ہاشم کی اولاد ہے۔

دوسرا قول: احناف کا کہنا ہے کہ: اہل بیت سے مراد آل ہاشم، آل علی، آل جعفر، آل عباس اور آل حارث بن عبد المطلب ہے۔

---

14 ترمذی ،**جامع الترمذی**،كتاب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم،باب ما جاء في فَضْلِ فَاطِمَةَ رضي الله عنها،حديث ۳۸۷۰

15 نبہانی ، یوسف بن اسماعیل ،م۱۹۳۲ء،**برکات آل رسول**ﷺ(قصور:ضیاءالقرآن پبلیکیشنز،۱۹۹۹ء)ص۲۴۹

16 نبہانی،**برکات آل رسول**ﷺ،ص۲۴۴

17 القرآن ،الاحزاب،۳۳:۳۳

تیسرا قول: شافعیہ، حنابلہ اور جمہور اہل علم کا کہنا ہے کہ: اہل بیت سے مراد ہاشم اور عبد المطلب کی اولاد ہے۔[18]

حضور پاک ﷺ نے بعض ایسے افراد کو بھی اہل بیت میں شمار کیا جن سے کوئی نسبی یا ازواجی رشتہ نہ تھا۔ جیسا کہ سلمان فارسی کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا: سلمان منا اھل البیت یعنی سلمان میرے اہل بیت سے ہے۔ حضرت واثلہ کے بارے میں بھی ایسا فرمایا۔[19]

۹۔ اہل بیت کے مصداق پر اہل تشیع کا نظریہ

اہل تشیع اسلام کے بعد دوسرا بڑا فرقہ ہے ان کو شیعہ بھی کہا جاتا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ آپ ﷺ کے بعد خلیفہ بننے کا حق صرف حضرت علی ؑ کو تھا۔ اسی لیے شیعہ حضرات خلفائے راشدین میں سے حضرت علی ؑ کو بلند مقام دیتے ہیں اور باقی خلفاء کی خلافت کو نہیں مانتے۔ شیعہ حضرات اہل بیت النبی ﷺ میں ازواج مطہرات کو داخل نہیں کرتے۔ یہ لوگ اہل بیت میں صرف حضرت علی ؑ، حضرت فاطمہ ؓ، حضرت حسن ؑ اور حسین ؑ کو شامل کرتے ہیں۔ شیعہ حضرات کو اس بات پر اصرار ہے کہ اہل بیت میں ازواج مطہرات داخل نہیں بلکہ اہل بیت سے مراد فقط حضرات خمسہ یعنی امام المرسلین ﷺ، حضرت علی مرتضیٰ ؑ، حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرآ، حضرت حسن ؑ اور حضرت حسین ؑ شامل ہیں۔

اس نظریہ کو ثابت کرنے کے لئے جو دلائل انہوں نے پیش کیے ہیں وہ پیش خدمت ہیں:

(۱) اس آیت (إِنَّمَا يُرِيدُ ٱللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ ٱلرِّجْسَ أَهْلَ ٱلْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا) میں ضمیریں (عنکم اور یطھرکم) مذکر کی ذکر کی گئی ہیں اگر ان کا مرجع ازواج مطہرات ہوتیں تو ضمیریں مؤنث کی ذکر کی جاتیں۔ عنکم کے بجائے عنکن اور یطھرکم کے بجائے یطھرکن استعمال ہوتا۔

(۲) شیعہ حضرات کی دوسری دلیل یہ ہے کہ آیت میں لفظ بیت واحد مذکور ہے یہ چیز ازواج کی نفی کرتی ہے کیونکہ جہاں ان کے گھروں کا ذکر ہے وہاں بیت کی جمع بیوت مذکور ہے جیسے کہ وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ اور وَٱذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ ہے۔

(۳) شیعہ حضرات کی ایک دلیل یہ ہے کہ اہل سنت کے کتب میں بکثرت ایسی احادیث موجود ہیں جو اکابر صحابہ (ابوسعید خدری ؑ، حضرت انس بن مالک ؑ، حضرت اُم المؤمنین حضرت عائشہ ؓ اور اُم المؤمنین حضرت سلمہ ؓ سے مروی ہیں جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اہل بیت سے مراد حضرات خمسہ ہیں ازواج مطہرات اہل بیت میں داخل نہیں ہیں۔[20]

ان حضرات کے دلائل کے جوابات درج ذیل ہیں:

(۱) تبیان القرآن میں علامہ غلام رسول سعیدی نے اس اعتراض کا جواب یہ دیا ہے کہ اہل بیت میں آپ ﷺ بھی داخل ہیں اور جب کسی جملے میں مذکر اور مؤنث دونوں ہوں تو مذکر صیغے لائے جاتے ہیں مؤنث نہیں لائے جاتے اسی لئے لِيُذْهِبَ عَنكُمُ ٱلرِّجْسَ فرمایا گیا اور دوسرا جواب یہ ہے کہ اہل بیت مذکر ہے اور معنی مؤنث ہے ضمیروں کے لانے میں لفظ کی رعایت ہوتی ہے معنی کی رعایت نہیں ہوتی۔[21]

---

18 ناصر، ڈاکٹر، **عظمت اہل بیت** (لاہور: مکتبہ اسلامیہ، ۲۰۲۰ء) ص ۲۳

19 مدنی، عاشق الٰہی، م ۱۹۹۹ء، **انوار البیان** (ملتان: سلامت اقبال پریس، ۱۴۲۴ھ) ج۷ ص ۲۱۱

20 الازہری، کرم شاہ، م ۱۹۹۸ء، **ضیاءالقرآن** (لاہور: ضیاءالقرآن پبلیکیشنز، ۱۳۹۹ھ) ج۴ ص ۵۱

21 سعیدی، **تبیان القرآن**، ج۹ ص ۴۴۴

(۲)ان کی دوسری دلیل کا جواب یہ ہے کہ ازواج مطہرات کے حجروں کی دو حیثیتیں ہیں۔ایک حیثیت یہ ہے کہ امہات المؤمنین کی قیام گاہیں ہیں۔ دوسری حیثیت یہ کہ ان حجروں میں نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات اقامت گزیں ہیں۔جب ان حجروں کا ذکر ازواج مطہرات کی قیام گاہوں کی حیثیت سے ہوتو انہیں جمع ذکر کیا جاتا ہے اور جب حضور کی نسبت سے ہو تو واحد ذکر کیا جاتا ہے۔وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ میں ہر زوجہ محترمہ کو حکم ہے کہ وہ اپنے اپنے حجروں میں ٹھہری رہیں۔اسی طرح وَٱذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ میں بھی ہر بی بی کا حجرہ مراد ہے کیونکہ وحی کا نزول مختلف حجروں میں ہوتا رہا لیکن اہل بیت میں بیت سے مراد حضور اقدس ﷺ کی قیام گاہ ہے اسی لئے یہ واحد ذکر کیا گیا ہے۔[22]

(۳)ان کی تیسری دلیل کا جواب یہ ہے کہ جن روایات کی بنیاد پر یہ ازواج مطہرات کو اہل بیت میں داخل نہیں کرتے وہ روایات قابل اعتماد نہیں ہیں چند روایات درج ذیل ہیں:

یہ حضرات پہلی روایت یہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت اُم سلمہؓ سے مروی ہے جس میں حضرت اُم سلمہؓ فرماتی ہیں کہ یہ آیت (إِنَّمَا يُرِيدُ ٱللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ ٱلرِّجْسَ أَهْلَ ٱلْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا) میرے گھر میں نازل ہوئی اور یہ حضرات خمسہ کے لئے خاص ہے۔اس کے راویوں میں ایک راوی عبد اللہ بن عبد القدوس ہے جس کے متعلق علامہ ابن حجر نے لکھا ہے یہ کچھ نہیں ہے رافضی ہے اور خبیث النفس ہے۔[23]

مندرجہ بالا تمام تفصیلات سے اہل بیت کے مصداق کے متعلق اہل سنت کا نظریہ واضح اور درست ہے کہ حضرت علیؑ، حضرت فاطمہؓ، حضرت حسنؑ اور حضرت حسینؑ کے علاوہ آپ ﷺ کی تمام ازواج بھی اہل بیت میں شامل ہیں۔کیونکہ عقل کا تقاضا بھی یہی ہے کہ بیوی اپنے شوہر کی اہل ہوتی ہے۔اور اگر سلمان فارسی، اور حضرت واثلہ اہل بیت میں سے ہو سکتے ہیں تو ازواج مطہرات کیوں اہل بیت میں شامل نہیں۔اہل تشیع حضرات کا نظریہ اس وجہ سے بھی غلط ہے کہ قرآن کی آیت سے ازواج مطہرات کا اہل بیت میں شامل ہونا واضح ہے تو جو بات قرآن کی رو سے ثابت ہے اسے کسی حدیث کی بنیاد پر جھٹلایا نہیں جا سکتا۔

۱۰۔صحاح ستہ میں حضرت علیؑ کی مرویات

حضرت علیؑ کی بہت سی مرویات صحاح ستہ میں موجود ہیں۔مکررات کے بغیر صحاح ستہ میں حضرت علیؑ کی مرویات کی تعداد ۱۶۱ ہے جن میں بخاری میں ۱۷، مسلم میں ۹، ابوداؤد میں ۴۷، سنن نسائی میں ۴، جامع ترمذی میں ۵۱ اور سنن ابن ماجہ میں ۳۳ ہیں۔آپؑ نے مختلف ابواب میں مختلف موضوعات کے متعلق احادیث روایات کی ہیں۔حضرت علیؑ کی چند مرویات درج ذیل ہیں:

حدیث: حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ میری مذی زیادہ خارج ہوتی تھی، میں نے ایک صحابی سے کہا کہ وہ نبی ﷺ سے اس کا حکم پوچھے اور میں خود پوچھتے ہوئے اس لیے شرماتا تھا کہ آپ کی صاحبزادی میرے نکاح میں تھیں، اس شخص نے پوچھا تو آپ نے فرمایا:

فَقَالَ تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ[24]

"وضو کر لو اور اپنے عضو خاص کو دھو ڈالو"۔

[22] الازہری، **ضیاء القرآن**، ج۴ص۵۲
[23] الازہری، **ضیاء القرآن**، ج۴ص۵۲
[24] بخاری، **الجامع الصحیح** ، کتاب الغسل، باب غَسْلِ الْمَذْيِ وَالْوُضُوءِ مِنْهُ، حدیث۲۶۹

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3, 2024

یہ روایت کئی جگھوں پر بیان ہوئی ہے بعض روایات میں صحابی کا نام مقداد ؓ بتایا گیا ہے۔ مندرجہ بالا حدیث میں مذی اور وضو کے بارے میں بیان ہے۔

حدیث: حضرت علی ؓ سے روایت ہے کہ جنگ احزاب کا دن آیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَلَأَ اللَّهُ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا شَغَلُونَا عَنْ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَابَتْ الشَّمْسُ[25]

"اے اللہ! ان کافروں کے گھروں کو اور ان کی قبروں کو آگ سے بھر دے، انھوں نے ہمیں درمیانی نماز یعنی نماز عصر سے روکا یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا"

مندرجہ بالا حدیث صحاح ستہ کی تمام کتابوں میں بیان کی گئی ہے۔ بعض روایات میں غزوہ خندق کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

حدیث: حضرت علی ؓ سے روایت ہے کہ:

نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا[26]

"مجھے رسول اللہ ﷺ نے رکوع اور سجدہ کرتے ہوئے قرأت کرنے سے منع فرمایا۔"

اس حدیث میں قرأت کا بیان موجود ہے اور بتایا گیا ہے کہ قرأت کرنے کا مقام رکوع اور سجدہ نہیں بلکہ صرف قیام ہی ہے۔ اس لیے رکوع اور سجدہ میں قرأت نہ کی جائے۔

حدیث: حضرت علی ؓ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ کیا وجہ ہے کہ آپ ﷺ ہمیں چھوڑ کر قریش کی طرف مائل ہو رہے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا:

وَعِنْدَكُمْ شَيْءٌ قُلْتُ نَعَمْ بِنْتُ حَمْزَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنْ الرَّضَاعَةِ[27]

"تمہارے پاس کوئی رشتہ ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں حمزہ کی بیٹی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ میرے لیے حلال نہیں کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔"

اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ رضاعی بھائی کی بیٹی بھی محرمات میں شامل ہے اور اس سے نکاح جائز نہیں کیوں کہ وہ بھتیجی کے زمرہ میں آتی ہے اس لیے جس طرح سگی بھتیجی سے نکاح نہیں ہو سکتا اسی طرح اس سے بھی نہیں ہو سکتا۔

حدیث: حضرت علی ؓ نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ[28]

"نماز کی کنجی طہارت ہے اس کی تحریم تکبیر ہے اور اس کی تحلیل سلام ہے۔"

---

25 بخاری ،**الجامع الصحیح**، کتاب الجهاد والسير، باب الدُّعَاءِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ بِالْهَزِيمَةِ وَالزَّلْزَلَةِ،حديث٢٩٣١

26 قشیری،مسلم بن حجاج ،م٢٦١ھ،**صحیح مسلم**، كتاب الصلاة، باب النَّهْيِ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ ،حديث ٤٨٠

27 قشیری ،**صحیح مسلم**، كتاب الرضاع، باب تَحْرِيمِ ابْنَةِ الأَخِ مِنَ الرَّضَاعَةِ ،حديث١٤٤٦

28 ابو داؤد، سلیمان بن اشعت ،م٢٧٥ھ ،**سنن ابی داؤد**، كتاب الصلاة، باب فِي تَحْرِيمِ الصَّلاَةِ وَتَحْلِيلِهَا،حديث٦١٨

Jahan e Tahqeeq
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3, 2024

اس حدیث میں نماز کا بیان کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے کہ نماز کے لیے پاکیزگی اور وضو کا ہونا ضروری ہے اور اس کے آغاز کے لیے تکبیر یعنی اللہ اکبر کہنا بھی ضروری ہے اور اس کی تکمیل سلام سے ہوتی ہے۔

حدیث: حضرت علی ؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

وِكَاءُ السَّهِ الْعَيْنَانِ فَمَنْ نَامَ فَلْيَتَوَضَّأْ[29]

"آنکھیں مقعد کا بند ہیں پس جو شخص سو جائے تو وضو کرے۔"

اس حدیث میں وضو کے ناقص ہونے یعنی ٹوٹنے کا بیان ہے کہ جب انسان سو جاتا ہے تو اس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے کیونکہ انسان نہیں جانتا کہ نیند کی حالت میں اس سے کیا فعل صادر ہوا۔ اس لیے کہا جاتا ہے کہ نیند آدھی موت ہے۔

حدیث: حضرت علی ؓ سے روایت ہے کہ:

جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمُقِيمِ يَعْنِي فِي الْمَسْحِ[30]

"جناب رسول کریم ﷺ نے مسافر کے لیے (موزوں پر مسح کی مدت) تین روز اور تین راتیں جبکہ مقیم کے لیے ایک روز اور ایک رات مقرر فرمائی۔"

اس حدیث میں مسافر اور مقیم کے لیے موزوں پر مسح کرنے کے فرق کو واضح کیا گیا ہے کہ مقیم ایک دن سے زیادہ موزوں پر مسح نہیں کر سکتا مگر مسافر کو تین دن تک موزوں پر مسح کرنے کی اجازت ہے۔

حدیث: حضرت علی ؓ سے روایت ہے کہ وتر فرض نمازوں کی طرح فرض نہیں لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس کو سنت ٹھہرایا آپ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ فَأَوْتِرُوا يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ[31]

"بیشک اللہ تعالیٰ طاق ہے اور وہ طاق کو پسند کرتا ہے اے اہل قرآن وتر پڑھا کرو۔"

اس حدیث میں وتروں کی اہمیت کا بیان ہے اور آپ ﷺ نے وتروں کو سنت قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ طاق ہیں اور اللہ بھی طاق ہے اس لیے وتروں کو پسند کرتا ہے۔ اس لیے تم وتر پڑھا کرو۔

حدیث: حضرت علی ؓ سے روایت ہے کہ:

لُعِنَ مَانِعُ الصَّدَقَةِ[32]

"زکوٰۃ نہ دینے والے پر لعنت بھیجی گئی ہے۔"

زکوٰۃ ادا کرنا ہر صاحب نصاب کے لیے لازمی ہے اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ جو شخص زکوٰۃ ادا نہیں کرتا اس پر اللہ کی طرف سے لعنت بھیجی گئی ہے۔ حضرت ابو بکر ؓ نے اپنے زمانے میں مانعین زکوٰۃ کے خلاف جنگ کی۔

---

29 ابو داؤد، **سنن ابی داؤد**، کتاب الطھارۃ، باب الْوُضُوءِ مِنَ النَّوْمِ،حدیث۲۰۳

30 نسائی ، احمد بن شعیب ،م ۳۰۳ء،**سنن نسائی**، کتاب الطھارۃ، باب التَّوْقِيتِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُقِيمِ ،حدیث ۱۲۸

31 ترمذی،**جامع ترمذی**، أَبْوَابُ الْوِتْرِ ،باب مَا جَاءَ أَنَّ الْوِتْرَ لَيْسَ بِحَتْمٍ،حدیث۴۵۳

32 ترمذی ،**جامع ترمذی** ، کتاب الزکاۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب مَا جَاءَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي مَنْعِ الزَّكَاةِ مِنَ التَّشْدِيدِ، حدیث۶۱۷

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3, 2024

حدیث: حضرت علی سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ حَدَّثَ عَنِّي حَدِيثًا وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبَيْنِ[33]

"جس نے میری جانب سے کوئی بات کہی یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ جھوٹ ہے تو وہ جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔"

حدیث: حضرت علی سے روایت ہے کہ:

الْإِيمَانُ مَعْرِفَةٌ بِالْقَلْبِ وَقَوْلٌ بِاللِّسَانِ وَعَمَلٌ بِالْأَرْكَانِ[34]

"ایمان معرفت قلب کا نام ہے زبان سے کہنے اور اعضاء سے عمل کرنے کا نام ہے۔"

اس حدیث میں ایمان کی تعریف کا بیان ہے کہ ایمان ایسی چیز ہے جس کہ معرفت یعنی پہچان دل سے ہو، اس کا اقرار زبان سے ہو اور انسان اپنے اعضاء سے اس پر عمل کرے۔

۱۱۔ صحاح ستہ میں حضرت فاطمہ کی مرویات

صحاح ستہ میں حضرت فاطمہ کی مرویات کی تعداد ۴ ہے۔ بخاری میں آپ کی احدیث، نسائی میں ۱ اور سنن ابن ماجہ میں ۲ ہیں

حدیث: حضرت فاطمہ حضرت اسماء سے روایت کرتی ہیں کہ:

صَنَعْتُ سُفْرَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ حِينَ أَرَادَ أَنْ يُهَاجِرَ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَتْ فَلَمْ نَجِدْ لِسُفْرَتِهِ وَلَا لِسِقَائِهِ مَا نَرْبِطُهُمَا بِهِ فَقُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ وَاللَّهِ مَا أَجِدُ شَيْئًا أَرْبِطُ بِهِ إِلَّا نِطَاقِي قَالَ فَشُقِّيهِ بِاثْنَيْنِ فَارْبِطِيهِ بِوَاحِدٍ السِّقَاءَ وَبِالْآخَرِ السُّفْرَةَ فَفَعَلْتُ فَلِذَلِكَ سُمِّيَتْ ذَاتَ النِّطَاقَيْنِ[35]

"میں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے حضرت صدیق اکبر کے گھر میں اس وقت کھانا تیار کیا جب آپ ﷺ مدینہ کی جانب ہجرت کا ارادہ کر چکے تھے مجھے آپ ﷺ کے کھانے اور پانی کے برتن باندھنے کے لیے کوئی چیز نہیں ملی جس سے میں باندھ دیتی تو میں نے صدیق اکبر سے کہا اللہ کی قسم اس کے باندھنے کے لیے سوائے میرے کمر بند کے اور کوئی چیز نہیں ملی تو صدیق اکبر نے فرمایا تم اس کمر بند کے دو ٹکڑے کر کے ایک سے پانی کا برتن اور دوسرے سے ناشتہ دان باندھ دو چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اور اسی لیے میرا نام دو کمر بند والی پڑ گیا۔"

حضرت اسماء کو ذات النطاقین کا لقب ہجرت مدینہ کے موقع پر ملا اس حدیث میں اس لقب کے ملنے کے واقعہ کو بیان کیا گیا ہے۔

حدیث: حضرت فاطمہ سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش کو استحاضہ لاحق ہو گیا تو رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ فَإِنَّهُ دَمٌ أَسْوَدُ يُعْرَفُ فَأَمْسِكِي عَنْ الصَّلَاةِ فَإِذَا كَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّئِي فَإِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ[36]

---

[33] ابن ماجہ ،محمد بن یزید، ۲۷۳ھ، **سنن ابن ماجہ**، کتاب المقدمۃ، باب مَنْ حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ـ صلى الله عليه وسلم ـ حَدِيثًا وَهُوَ يُرَى أَنَّهُ كَذِبٌ،حدیث۳۸

[34] ابن ماجہ ،سنن ابن ماجہ، کتاب المقدمۃ، باب فِي الْإِيمَانِ،حدیث۶۵

[35] بخاری ،**صحیح بخاری** ، کتاب الجھاد والسیر، باب حَمْلِ الزَّادِ فِي الْغَزْوِ ،حدیث ۲۹۷۹

[36] نسائی ،**سنن نسائی** ، کتاب الطھارۃ، باب الْفَرْقِ بَيْنَ دَمِ الْحَيْضِ وَالِاسْتِحَاضَةِ،حدیث ۲۱۵

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3, 2024

"حیض کالے رنگ کا ہوتا ہے جو کہ شناخت کر لیا جاتا ہے جس وقت اس طریقہ سے خون آئے تو نماز ترک کر دو۔ پھر جس وقت دوسری قسم کا خون آئے تو تم وضو کرو۔ اس لیے کہ وہ ایک رگ ہے۔"

اس حدیث میں حیض اور مستحاضہ کا فرق بیان کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ حیض کے دن گزرنے کے بعد ایک رگ سے بوجہ بیماری خون آتا ہے اس کو استحاضہ کہا جاتا ہے۔ اس لیے استحاضہ کے دنوں میں نماز پڑھنی چاہیئے۔

حدیث: حضرت فاطمہؓ سے روایت ہے کہ:

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَقُولُ بِسْمِ اللَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ[37]

"رسول اللہ ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے اللہ کا نام لے کر داخل ہوتا ہوں اور سلامتی ہو اللہ کے رسول ﷺ پر، اے اللہ! میرے گناہ معاف فرما دیجئے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیجئے اور جب مسجد سے باہر آتے تو یہ دعا پڑھتے اللہ کا نام لے کر مسجد سے نکل رہا ہوں اور سلامتی ہو اللہ کے رسول ﷺ پر اے اللہ! میرے گناہ بخش دیجئے اور میرے لیے اپنے فضل کے دروازے کھول دیجئے۔"

مندرجہ بالا حدیث میں آپ ﷺ کی ان دعاؤں کا بیان ہے جو آپ ﷺ مسجد میں داخل ہوتے وقت اور مسجد سے باہر آتے وقت پڑھا کرتے تھے ان دونوں دعاؤں کے مفہوم پر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں دعائیں بہت جامع ہیں۔

حدیث: حضرت فاطمہؓ سے روایت ہے کہ:

يَا أَنَسُ كَيْفَ سَخَتْ أَنْفُسُكُمْ أَنْ تَحْثُوا التُّرَابَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[38]

"اے انس! تمہارے دلوں کو یہ کیسے گوارا ہوا کہ تم نے رسول اللہ ﷺ پر مٹی ڈال دی۔"

۱۲۔ صحاح ستہ میں حضرت حسن ؓ کی مرویات

صحاح ستہ میں حضرت حسن ؓ کی مرویات کی تعداد ۱۲ ہے۔ جن میں سے مسلم میں ۲، ابو داؤد میں ۶ اور سنن نسائی میں ۴ ہیں۔ جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

حدیث: حضرت حسن ؓ سے روایت ہے کہ عبید اللہ بن زیاد حضرت معقل بن یسار مزنی ؓ کی مرض وفات میں عیادت کے لیے گئے تو حضرت معقل نے کہا میں تجھ سے ایسی حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے اگر میں جانتا کہ میری زندگی باقی ہے تو میں بیان نہ کرتا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ:

مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللَّهُ رَعِيَّةً يَمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِيَّتِهِ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ[39]

---

37 ابن ماجہ ،**سنن ابن ماجہ** ، کتاب المساجد والجماعات، باب الدُّعَاءِ عِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ ،حدیث ۷۷۱

38 ابن ماجہ،**سنن ابن ماجہ**، کتاب الجنائز، باب ذِكْرِ وَفَاتِهِ وَدَفْنِهِ ـ صلى الله عليه وسلم ،حدیث ۱۶۳۰

39 قشیری ،**صحیح مسلم** ، کتاب الإمارة، باب فَضِيلَةِ الإِمَامِ الْعَادِلِ وَعُقُوبَةِ الْجَائِرِ وَالْحَثِّ عَلَى الرِّفْقِ بِالرَّعِيَّةِ وَالنَّهْيِ عَنْ إِدْخَالِ الْمَشَقَّةِ عَلَيْهِمْ،حدیث ۱۴۲

"جس بندہ کو اللہ نے رعیت پر ذمہ دار بنایا ہو اور جس دن وہ مرے خیانت کرنے والا ہو اپنی رعایا کے ساتھ تو اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے۔

حدیث: حضرت حسن سے روایت ہے کہ:

أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِمَاطَةُ الْأَذَى حَلْقُ الرَّأْسِ[40]

"تکلیف دور کرنے سے مراد اس کا سر مونڈنا ہے۔"

حدیث: حضرت حسن سے روایت ہے کہ:

يُجْزِئُ عَنْ الْجَمَاعَةِ إِذَا مَرُّوا أَنْ يُسَلِّمَ أَحَدُهُمْ وَيُجْزِئُ عَنْ الْجُلُوسِ أَنْ يَرُدَّ أَحَدُهُمْ[41]

"جماعت اگر گزرے اور ان میں سے ایک آدمی سلام کرے تو کافی ہے اور بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے ایک جواب دے دے تو کافی ہے۔"

۱۳۔ صحاح ستہ میں حضرت حسین کی مرویات

صحاح ستہ میں حضرت حسین کی مرویات کی تعداد ۶ ہے۔ جن میں سے ا بخاری، ا مسلم، ا سنن ابوداود، ا سنن نسائی، ۲ ابن ماجہ میں ہیں۔ جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

حدیث: حضرت حسین سے روایت ہے کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ فَقَالَ أَلَا تُصَلُّونَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا أَنْفُسُنَا بِيَدِ اللَّهِ فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قُلْتُ لَهُ ذَلِكَ ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُدْبِرٌ يَضْرِبُ فَخِذَهُ وَيَقُولُ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا[42]

نبی ﷺ نے ایک مرتبہ انھیں اور حضرت فاطمہ کو جگایا اور فرمایا کیا تم نماز نہیں پڑھتے تو میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہماری جانیں تو اللہ کے قبضہ وقدرت میں ہیں وہ جب ہمیں اٹھانا چاہے ہمیں اٹھا دیتا ہے جس وقت میں نے آپ ﷺ سے یہ کہا تو رسول اللہ ﷺ تشریف لے گئے پھر میں نے آپ ﷺ سے جاتے ہوئے سنا اپنی رانوں پر ہاتھ مار رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ انسان بہت زیادہ جھگڑالو ہے۔

حدیث: حضرت حسین سے روایت ہے کہ:

لِلسَّائِلِ حَقٌّ وَإِنْ جَاءَ عَلَى فَرَسٍ[43]

"سائل کا حق ہے اگرچہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے۔"

حدیث: حضرت حسین سے روایت ہے کہ:

مَنْ أُصِيبَ بِمُصِيبَةٍ فَذَكَرَ مُصِيبَتَهُ فَأَحْدَثَ اسْتِرْجَاعًا وَإِنْ تَقَادَمَ عَهْدُهَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ مِنْ الْأَجْرِ مِثْلَهُ يَوْمَ أُصِيبَ[44]

---

40 ابو داؤد، **سنن ابی داؤد** ، کتاب الضحایا، باب فِي الْعَقِيقَةِ،حدیث ۲۸۴۰
41 ابو اؤد ،**سنن ابی داؤد** ، کتاب الأدب، باب مَا جَاءَ فِي رَدِّ الْوَاحِدِ عَنِ الْجَمَاعَةِ،حدیث ۵۲۱۰
42 قشیری ،**صحیح مسلم**،کتاب صلاة المسافرين وقصرها،باب مَا رُوِيَ فِيمَنْ، نَامَ اللَّيْلَ أَجْمَعَ حَتَّى أَصْبَحَ ،حدیث ۷۷۵
43 ابو داؤد ،**سنن ابی داؤد**، کتاب الزکاة، باب حَقِّ السَّائِلِ،حدیث۱۶۶۵
44 إبن ماجہ ،**سنن ابن ماجہ** ، کتاب الجنائز، باب مَا جَاءَ فِي الصَّبْرِ عَلَى الْمُصِيبَةِ،حدیث ۱۶۰۰

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3, 2024

"جس پر کوئی پریشانی آئی پھر وہ اس کو یاد کر کے از سر نو(إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ) کہے خواہ ایک زمانہ گزرنے کے بعد ہو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اتنا ہی اجر لکھیں گے جتنا پریشانی کے دن لکھا تھا۔"

۱۴۔ خلاصہ بحث

آرٹیکل بعنوان **"صحاح ستہ میں اہل بیت کی مرویات کا تحقیقی جائزہ"** کا خلاصہ درج ذیل ہے:

مقالہ کے آغاز میں اہل بیت کے لغوی و اصطلاحی معنی بیان کیے گئے ہیں۔ لغوی معنی کے اعتبار سے اہل بیت سے مراد ہے گھر والے اور اصطلاحی معنی کے اعتبار سے اہل بیت سے مراد آپ ﷺ کی ازواج، آل اولاد، حضرت علیؓ اور ان کی اولاد، آپ ﷺ کے چچا حضرت عباسؓ اور ان کی اولاد شامل ہے۔ نیز آپ ﷺ کی وہ آل اولاد جو اہل بیت میں شامل ہیں ان پر صدقہ حرام ہے کیونکہ حدیث میں صدقہ کو لوگوں کا میل کچیل قرار دیا گیا ہے۔ اہل بیت کی شان قرآن وحدیث اور صحابہ کے اقوال کی روشنی میں بیان کی گئی ہے جس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل بیت سے محبت ہی ایمان کی علامت ہے جو شخص اہل بیت سے بغض رکھے گا وہ جہنم میں داخل ہو گا۔

اہل بیت کی شان کو بیان کرنے کے بعد اہل بیت کے متعلق اہل سنت اور اہل تشیع کے نظریات کو بیان کیا گیا ہے۔ اہل سنت کے نزدیک آپ ﷺ کے اہل بیت کا مصداق آپ ﷺ کی ازواج، آپ ﷺ کی آل اولاد اور حضرت علی اور ان کی آل اولاد پر ہوتا ہے۔ مگر اہل تشیع کا مؤقف اہل سنت کے مؤقف سے الگ ہے کیونکہ ان کا مؤقف ہے کہ اہل بیت میں آپ ﷺ کی ازواج داخل نہیں ہیں۔ اکثر اہل علم جمہور کا نظریہ یہی ہے کہ آپ ﷺ کی ازواج آپ ﷺ کے اہل بیت میں شامل ہیں۔ اہل بیت کے متعلق مختلف نظریات کو بیان کرنے کے بعد اہل بیت میں سے حضرت علیؓ، میں حضرت فاطمہؓ، حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کی مرویات کی تعداد کی تعداد بتانے کے ساتھ ان کی چند مرویات کو صحاح ستہ میں سے جمع کیا گیا ہے۔

۱۵۔ نتائج بحث

آرٹیکل بعنوان **"صحاح ستہ میں اہل بیت کی مرویات کا تحقیقی جائزہ"** کے نتائج درج ذیل ہیں:

(۱) آپ ﷺ کے اہل بیت میں آپ ﷺ کی ازواج لازماً داخل ہیں کیونکہ اہل بیت سے مراد ہے "گھر والے" اور اہل بیت کے معنی پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ گھر والوں میں سب سے پہلے بیوی ہی آتی ہے اور عقل بھی اسی بات کا تقاضا کرتی ہے۔

(۲) انسان اہل بیت سے محبت کے بغیر مؤمن ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتا کیونکہ حدیث میں واضح طور پر ذکر ہے کہ اہل بیت سے بغض رکھنے والا جہنم میں داخل ہو گا اور آپ ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ صرف مؤمن ہی تجھ سے محبت کرے گا انسان کا ایمان اس وقت ہی کامل ہو گا جب وہ آپ ﷺ کے ساتھ ساتھ اہل بیت سے بھی محبت کا دم بھرے کیونکہ جس طرح اللہ کی رضا آپ ﷺ کی اطاعت میں ہے اسی طرح آپ ﷺ کی خوشنودی بھی اہل بیت کی محبت میں مُضمر ہے۔

(۳) اہل بیت کے مصداق پر چونکہ مختلف نظریات پائے جاتے ہیں۔ اہل تشیع کا نظریہ اہل سنت اور جمہور کے نظریہ کے متصادم ہے۔ مگر واضح اور درست نظریہ اہل سنت اور جمہور کا ہی ہے کہ اہل بیت میں آپ ﷺ کی ازواج شامل ہیں۔

(۴)اس مقالہ میں اہل بیت کی مرویات کو مکررات کو حذف کر کے جمع کیا گیا ہے۔صحاح ستہ میں حضرت علی سے کی مرویات کی تعداد ۱۶۱ ہے۔ حضرت فاطمہ کی مرویات کی تعداد ۴ ہے حضرت حسن سے کی مرویات کی تعداد ۱۲ ہے حضرت حسین سے کی مرویات کی تعداد ۶ ہے۔

۱۶۔سفارشات

اہل بیت کے متعلق چند سفارشات ذیل میں بیان کی جاتی ہیں:

1. لوگوں کو اہل بیت سے محبت کا درس دیتے ہوئے اہل بیت کی محبت کو پروان چڑھایا جائے۔
2. اہل بیت کے متعلق مختلف اسباق اور اہل بیت کے مناقب تعلیم کے نصاب میں شامل کیے جائیں۔
3. اہل بیت کی مرویات کے موضوع پر کتابیں اور مقالہ جات لکھے جائیں تا کہ اہل بیت کی مرویات کے متعلق جو غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں ان کا خاتمہ کیا جاسکے۔
4. اہل بیت کی مرویات کے موضوع پر ورک شاپس اور کانفرنسز کا انعقاد کیا جائے۔
5. اہل بیت کی مرویات کو عام کیا جائے اور انہیں لوگوں کے سامنے پیش کیا جائے۔
6. جن اہل بیت کی مرویات کو اس مقالہ میں درج نہیں کیا گیا ان کی مرویات کو بھی کسی کتاب یا مقالہ میں جمع کیا جائے۔
7. اہل بیت کی شان اور ان سے محبت کے تقاضے جاننے کے لیے اہل علم کی طرف رجوع کیا جائے۔
8. علماء کو چاہیے کہ وہ لوگوں کو اہل بیت کی محبت کی طرف راغب کریں۔

کتابیات

* الازہری، کرم شاہ، م ۱۹۹۸ء ضیاء القرآن (لاہور: ضیاء القرآن پبلیکیشنز، ۱۳۹۹ھ)
* بخاری، محمد بن اسماعیل، م ۲۵۶، الجامع الصحیح (بیروت: دار طوق النجاۃ، ۱۴۲۲ھ)
* ترمذی، محمد بن عیسی، م ۲۷۹ھ، جامع الترمذی (مصر: شرکۃ مکتبۃ ومطبعۃ مصطفی البابی الحلبی، ۱۳۹۵ھ)
* ابو داؤد، سلیمان بن اشعث، م ۲۷۵ھ، سنن ابی داؤد (بیروت: المکتبۃ العصریہ، صیدا، س۔ن)
* زمخشری، ابوالقاسم محمود بن عمر، م ۱۱۴۳ء، اساس البلاغہ (قاہرہ: الھیئۃ العامۃ، ۲۰۰۳ھ)
* زبیدی، سید مرتضی حسینی، م ۱۲۰۵، تاج العروس شرح قاموس (بیروت: داراحیاء التراث العربی، س۔ن)
* سعیدی، غلام رسول، م ۲۰۱۶ء، تبیان القرآن (لاہور: رومی پبلیکیشنز اینڈ پرنٹرز، ۲۰۰۴ء)
* فیروز الدین، مولوی، م ۱۹۴۹ء، فیروز اللغات (لاہور: فیروز سنز لمیٹڈ، س۔ن)
* قاسمی، بدر الزمان، القاموس الفرید (کراچی: دارالاشاعت، ۲۰۱۵ھ)
* قشیری، مسلم بن حجاج، م ۲۶۱ھ، صحیح مسلم (بیروت: دار احیاء التراث العربی، س۔ن)
* ابن ماجہ، محمد بن یزید، ۲۷۳ھ، سنن ابن ماجہ (مصر: دار احیاء الکتب العربیۃ، س۔ن)

* مدنی، عاشق الٰہی، م۱۹۹۹ء انوار البیان (ملتان: سلامت اقبال پریس، ۱۴۲۴ھ)
* نسائی، احمد بن شعیب، م ۳۰۳ھ، سنن النسائی (حلب: مکتب المطبوعات الاسلامیۃ، ۱۴۰۶ھ)
* نبہانی، یوسف بن اسماعیل، م ۱۹۳۲ء، برکات آل رسول ﷺ (قصور: ضیاء القرآن پبلیکیشنز، ۱۹۹۹ء)
* ناصر، ڈاکٹر، عظمت اہل بیت (لاہور: مکتبہ اسلامیہ، ۲۰۲۰ء)